بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

حج کے موقع پر مثالی انتظامات..... باہمی تعاون کی اشد ضرورت

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے ذوالحجہ کے مخصوص ایام میں مکہ مکرمہ پہنچ کر ہی اس کی ادائیگی ہو سکتی ہے پوری دنیا سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہر سال یہ فریضہ ادا کرتے ہیں اور سال بہ سال اس تعداد میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ان تمام حجاج کی خدمت اور مہمان نوازی میں سعودی حکومت کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتی۔ موسم حج میں سعودی حکومت کے تمام محکمے خصوصی سروس کا اہتمام کرتے ہیں اور عملہ میں بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے اور حکومت اپنے تمام وسائل حجاج کرام اور زائرین کے لئے وقف کر دیتی ہے حجاج سعودی عرب میں داخل ہوتے ہی اسکا مشاہدہ کرتے ہیں ہر ملک کے حجاج کو کنٹرول کرنے انہیں بہترین سہولتیں پہنچانے کے لئے معلموں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ہر معلم کے پاس تقریباً پانچ ہزار حجاج کرام ہوتے ہیں اور معلم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ انہیں رہائش "ٹرانسپورٹ" منیٰ اور عرفات میں قیام کے لئے خیمے مہیا کرے۔ اور ہر قسم کی مشکل میں بھی وہ ان کی مدد کرے۔

سعودی حکومت ان معلموں کی کڑی نگرانی کرتی ہے اور شکایات ملنے پر سخت باز پرس کرتی ہے اور اگر شکایت سنگین نوعیت کی ہوں تو ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دیتی ہے۔ اور انہیں بلیک لسٹ کر دیا جاتا ہے۔

حکومت کے تمام محکمے سابقہ انتظامات کی روشنی میں آئندہ اپنا لائحہ عمل مرتب کرتے ہیں تاکہ کسی قسم کی مشکل پیدا نہ ہو۔ اور سابقہ شکایات کا ازالہ کر دیا جاتا ہے۔ حج کے ان تمام

اور مثالی انتظامات کی نگرانی خادم الحرمین الشریفین الملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود خود کرتے ہیں اور ایام حج میں خود منیٰ میں موجود ہوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی ممالک اپنے حج مشن بھی روانہ کرتے ہیں جن میں انتظامی امور کی نگرانی کے لئے افسران ڈاکٹر اور دیگر عملہ اور رضا کار شامل ہوتے ہیں جو موسم حج میں اپنے حجاج کی رہنمائی اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

اتنے وسیع اور شاندار انتظامات کے باوجود بھی بہت سی شکایات پیدا ہوتی ہیں اور حادثے رونما ہو جاتے ہیں جن کی چند ایک وجوہات ہم ذکر کرتے ہیں۔

(۱) حاجی صاحبان اپنے معلم کی نگرانی میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ اور اس کے مرتب کردہ پروگرام سے ہٹ کر خود ہی شیڈول مرتب کرتے ہیں۔ خاص کر مکہ سے منیٰ میں آمد اور عرفات روانگی اور پھر منیٰ میں قیام کے دوران بے احتیاطی کا مظاہرہ کرتے ہیں خیموں میں ہی آگ جلاتے ہیں جس سے سنگین حادثے رونما ہوتے ہیں۔

(۲) اس میں بھی شکوہ نہیں کہ بعض معلموں کا رویہ بھی غیر مناسب ہوتا ہے۔ وہ حجاج کرام کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں اور کسی قسم کا تعاون نہیں کرتے۔ شکایت کرنے پر انکا ازالہ کرنے کی بجائے الٹا پریشان کرتے ہیں جس کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر حجاج خود اپنا راستہ اور پروگرام مرتب کرتے ہیں۔

(۳) اکثر ممالک سے آنے والے حجاج عربی زبان سے واقفیت نہیں رکھتے جس کی وجہ سے وہ اپنے معلم سے صحیح رہنمائی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور معلموں نے جو کارندے (ورکر) رکھے ہوتے ہیں وہ بھی عربی زبان ہی بولتے ہیں اور حاجیوں کا زیادہ تر واسطہ انہیں سے پڑتا ہے اور عربی زبان نہ آنے کی وجہ سے ان کی جائز شکایا کا بھی ازالہ نہیں ہوتا۔

(۴) پاکستان یا دیگر ممالک جو حج مشن بھیجتے ہیں ان میں ایسے افراد کو شامل کیا جاتا ہے جو منظور نظر ہوتے ہیں۔ عربی زبان سے نابلد اور حرمین شریفین کے جغرافیہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے وہ کوئی خدمت سرانجام نہیں دے سکتے۔ چونکہ یہ تمام رضاکار غیر تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور پہلی

مرتبہ حج پر جاتے ہیں جس کی وجہ سے انکا اکثر وقت زیارتوں اور مسجد حرام یا مسجد نبوی میں گزرتا ہے خاص کر موجودہ سیاسی حکومت نے تو اپنے "جیالوں" کو خوش کرنے کے لئے اس کام پر لگا دیا۔ اور اخبارات کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے پاکستان ہاؤس پر قبضہ کئے رکھا۔ اور تمام حج مشن کا عملہ ان کی دیکھ بھال اور خدمت میں مصروف رہا۔ بلکہ ان کی شاپنگ تک کرواتا رہا۔ کروڑوں کا زر مبادلہ خرچ کر کے ان رضا کاروں کو حجاج کی خدمت کے لئے حجاز مقدس بھیجا گیا۔ لیکن کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ خود حجاج کرام کے لئے وبال جان بن گئے یہ بات صرف المناک ہی نہیں بلکہ شرمناک بھی ہے یہ مذہبی فریضہ بھی سیاسی رشوت بن کر رہ گیا۔

(۵) حجاج کرام کی اکثریت انفرادی طور پر تمام رکن پورے کرتی ہیں اگر گروپ کی شکل میں یہ کام سرانجام دیں تو اس میں تحفظ زیادہ ہے۔ اور ہر گروپ کی خاص علامت ہو تو بہت سہولت ہوتی ہے۔

(۶) تمام حجاج کرام آخری دن جلد از جلد منیٰ سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس جلد بازی میں بہت نقصان ہوتا ہے جگہ جگہ حادثے ہوتے ہیں اور بھگدڑ کی وجہ سے لوگ پاؤں تلے روندے جاتے ہیں منیٰ کا موجودہ حادثہ بھی حجاج کی اپنی کوتاہی کا نتیجہ ہے۔ ہماری خادم الحرمین الشریفین سے گزارش ہے کہ وہ سابقہ تجربے کی روشنی میں بہتر انتظامات کرنے کی کوشش کریں اور درج ذیل تجاویز ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(ا) ہر معلم کو پابند کیا جائے کہ وہ پانچ ہزار سے زیادہ حاجی قبول نہ کرے۔

(۲) ہر معلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے تمام حجاج کی دیکھ بھال کریں اور ان کی شکایات کے ازالہ کا اہتمام کریں اور بہتر سروس مہیا کریں۔

(۳) حجاج کرام کو بھی پابند کیا جائے۔ کہ وہ اپنے معلم کے پاس ہی رہائش رکھیں اور کرایہ مقرر کریں اور معلم کی طے شدہ پروگرام پر عمل کریں۔

(۴) ہر معلم ایسے رضا کار بھرتی کریں جو حاجیوں کی زبان سے آشنا ہوں۔ تاکہ معلم یا دیگر

محکموں اور حاجیوں کے درمیان رابطہ کا کام دے سکیں۔

(۵) مواصلات کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے مکہ سے منیٰ اور عرفات ٹرین چلائیں نیز گاڑیوں کے راستے میں پیدل چلنے والوں پر پابندی لگائیں۔

(٦) جمرات پر رش کو کم کرنے کے لئے حجاج کو پہلے سے مناسب جگہوں پر روکا جائے۔ اسکے ساتھ ساتھ ہم حکومت پاکستان سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ بھی درج ذیل تجاویز کو عملی شکل دیں۔

(ا) ایسے افراد ہی حج مشن پر روانہ کئے جائیں جو نہ صرف مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے محل وقوع سے آگاہ ہوں بلکہ عربی زبان پر مکمل دسترس رکھتے ہوں۔

(۲) خدام الحجاج میں ایسے افراد کو شامل کیا جائے جو اسلامی ذہن رکھتے ہوں اور خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں عربی اور انگریزی سے واقفیت رکھتے ہوں اور تربیت یافتہ ہوں۔

(۳) حج آفس مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں عارضی ملازمین' مدینہ یونیورسٹی اور مکہ مکرمہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبہ کو رکھا جائے۔ جو نہ صرف عربی سے واقفیت رکھتے ہیں بلکہ ان دنوں شہروں سے مکمل آگاہ ہیں اور حجاج کی بہتر خدمت سرانجام دے سکتے ہیں اور ان کو پاکستان سے لیجانے کا خرچہ بھی بچ جائے گا۔

(۴) حجاج کرام کو سعودی حکومت کے نظام کی پابندی کرنے اور معلم کے پروگرام پر چلنے کی تلقین کریں۔

(۵) حجاج کرام کو تلقین کریں کہ زیادہ سے زیادہ گروپ کی شکل میں سفر کریں۔ اور اپنی خاص علامت سے حجاج کو مطلع کریں۔

(٦) موبائل ٹیمیں تشکیل دیں جو دن رات گشت کریں۔ گم شدہ حجاج کی رہنمائی کریں اور ان کی شکایات کا ازالہ کریں بصورت دیگر اعلیٰ حکام تک اس کی تحریری رپورٹ ارسال کریں۔

امید ہے اگر تمام حجاج باہمی تعاون فرمائیں تو حج کے انتظامات مثالی ہو سکتے ہیں اور سنگین حادثات سے بھی بچا جا سکتا ہے۔